الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> hasnat mehmud
Address :> italy
Subject :> اعضاء کا عطیہ
Writer :> عبدالرزاق

Serial No :> 10506
Fatwa No :>
Date :> 12/19/2010
Email :>

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

محترم مفتی صاحب!
اسلام علیکم!
میں اٹلی میں مقیم ایک پاکستانی طالب علم ہوں۔ میں بائیالوجی پڑھتا ہوں جدید طبی مسائل کے حل کے لئے انٹرنیٹ جو مواد ملا اسکے بعد آپ سے حتمی رائے کی غرض سے دو سوال پوچھنے ہیں۔ میں اجمالاً پہلے سوال میں جو مجھے ملا اسکا خلاصہ لکھ رہا ہوں۔ مہربانی فرماکر مدلل جواب عطا فرمائیں۔ کوئی ایسی کتاب کا حوالہ دے دیں جو انٹرنیٹ میں حاصل کی جا سکے کیونکہ یہاں اٹلی میں ایسی کتابیں مہیا نہیں ہیں۔ سوال درج ذیل ہیں۔

(1) انسانی اعضاء کی پیوندکاری جائز ہے یا ناجائز؟ جبکہ اس میں مختلف علماء کو اختلاف ہے۔ مثلاً:

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان اسے مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ جائز قرار دیتی ہے:
مریض مرچکا ہو۔ اور کوئی چارہ نہ ہو۔

ہیئۃ کبار العلماء الریاض:- اگر اور کوئی حل نہ ہو تو جائز۔ خرید و فروخت نہ ہو

المجمع الفقہی الاسلامی مکہ۔ وہ بھی اسکو اوپر والی شرائط کے ساتھ جائز قرار دیتے ہیں۔

مزید اس سوال کے ساتھ مولانا محمد رضی الرحمن ~~قاسمی~~ قاسمی کا ایک مقالہ ہے جس میں مختلف دلائل دیئے گئے ہیں۔ مہربانی فرماکر رہنمائی فرمائیں

دوسرا سوال:
Eutanasia یا طبی مشینوں کا جسم کو زندہ رکھے ہوئے ہونے کی صورت میں، جبکہ دماغ بالکل کام کرنا چھوڑ دے اور نہ اس کا امکان ہو کہ کام کر سکے گا تو کیا ان آلات کا اتار دینا اور اس مریض کی موت جائز ہوگی؟ جبکہ اس مریض نے اپنی زندگی میں کہا ہو کہ اگر ایسا معاملہ ہو تو موت ہی بہتر ہوگی۔

آپکا مشکور اور دعاؤں کا طالب
حسنات محمود
میلان (اٹلی)

الجواب حامداً و مصلیاً

(1) انسانی اعضاء کے تبادلہ کی تین صورتیں ہوتی ہیں ایک جو زمانہ قدیم سے چلی آ...

...ہی ہے وہ یہ کہ

(ج...

...جاری ہے)

انسانی اعضاء کا بدل جمادات نباتات وغیرہ سے تلاش کیا جائے پھر اس کو فنی مہارت سے کارآمد اور مفید بنایا جائے جیسے مصنوعی دانت اور مصنوعی آلۂ سماعت وغیرہ، دوسری صورت یہ کہ حیوانات کے اعضاء سے یہ کام لیا جائے یہ دونوں صورتیں زمانۂ قدیم سے چلی آرہی ہیں۔

جبکہ اسکی تیسری صورت یہ ہے کہ انسانی اعضاء سے ہی پیوندکاری کی جائے کہ ایک شخص فوت ہورہا ہے یا ہوگیا ہے اس کے اعضاء کو نکال کر کسی بیمار یا معذور آدمی کو لگائے جائیں

مذکورہ تین صورتوں میں سے پہلی اور دوسری صورت بے خطر و بے ضرر بھی ہے اور شریعت ومذہب کی رو سے جائز اور حلال بھی، جبکہ تیسری صورت انسان کے اجتماعی مفاد کیلئے مضرت رساں بھی ہے اور شرعاً حرام وناجائز بھی اسلئے کسی انسان کے اعضاء کی قطع وبرید کرکے کسی دوسرے مریض کو لگانے سے بہرحال احتراز چاہیئے اسکی مزید تفصیل کیلئے مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "انسانی اعضاء کی پیوندکاری" دیکھا جاسکتا ہے۔

کما فی الہدایۃ: ولا یجوز بیع شعور الإنسان ولا الانتفاع به لأن الآدمی مکرم لا مبتذل فلا یجوز أن یکون شیء من أجزائه مهانا مبتذلا الخ (ص۵۳ ج۳)۔

وفی الہندیۃ: الانتفاع بأجزاء الآدمی لم یجز قیل للنجاسة وقیل للکرامة هو الصحیح کذا فی جواهر الأخلاطی الخ (ص۳۵۴ ج۵)۔

وفی البدائع: ولو سقط سنه یکره أن یأخذ سن میت فیشدها مکان الأولی بالإجماع الخ (ص۱۳۲ ج۵)

(۲) ایسا مریض جس کی زندگی سے مایوسی ہوچکی ہو اور کوئی امکان زندہ بچنے کا نہ ہو تو اس کو محض مصنوعی آلات سے زندہ رکھنا درست نہیں اسلئے اگر یہ آلات اتار دیئے جائیں اور اسکے نتیجہ میں انتقال کر جائے تو ڈاکٹروں پر کوئی گناہ نہیں۔

واللہ أعلم بالصواب

عبدالرزاق عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوری ٹاؤن عالمیہ کراچی

۱۵ ربیع الأول ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲۲/۳/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

بندہ سیف اللہ [illegible]

دارالافتاء جامعہ بنوریہ

۲۲ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

عبداللہ شوکت [illegible]

دارالافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]

۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

دار الافتاء ۱۰۵۰۶ ۱۴۳۲۳۲۵

رئیس دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

رئیس دارالافتاء جامعہ بنوریہ

[illegible]

2/3/11